۹۲۸۳-۹۳
۹۳/۲/۱۱

From: asim bashir <asimbashirmemon@gmail.com>

Sent: Tuesday, August 31, 2021 1:47 PM

To: daruliafta@darululoomkarachi.edu.pk; daruliftadarululoom@outlook.com; muhammad_taqi@cyber.net.pk; monthlyalbalagh@gmail.com

Subject: ماہنامہ البلاغ کے حوالے سے ایک میل برائے کرم شیخ الاسلام حضرت مفتی تقی عثمانی صاحب تک یہ ایمیل پہنچادیں

محترم مکرم شیخ الاسلام حضرت مفتی محمد تقی عثمانی صاحب دامت برکاتہم السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

حضرت والا بندہ کوئی معترض نہیں بلکہ آپ کا غلام اور آپ کے شاگردوں کا بھی ایک ادنی شاگرد ہے اور آپ سے بے پناہ محبت کرتا ہے بلکہ آپ کے جدامجد جناب تحسین کا بھی دیوانہ ہے جنہوں نے قربانی دیکر آپ کے پردادا حضرت مولانا یاسین کو دینی تعلیم دلوائی اور اج دار العلوم کراچی کی صورت میں انکی قربانی رنگ لائی۔

بس آج ماہنامہ البلاغ ماہ شعبان کا مطالعہ شروع کیا تو اس میں ایک سلسلہ "آپ کا سوال" پڑھا اس میں صفحہ نمبر ۷۰ پر ایک سوال کہ عورتوں کے لئے جائز ہے کہ وہ علماء اور نعت خوانوں (مثلا مولانا طارق جمیل صاحب، مفتی تقی عثمانی صاحب، جناب جنید جمشید مرحوم صاحب وغیرہ) کو ٹی وی پر دیکھیں الخ

حضرت والا جہاتنک نفس مسئلے کا تعلق ہے کہ اگر فتنہ کا اندیشہ نہ ہو تو اس کے لئے دیکھنے کی اجازت ہے ورنہ نہیں تو اسمیں کوئی اشکال نہیں سلف صالحین نے اپنی کتابوں میں اسی طرح لکھا ہے لیکن حضرت والا آج کل فتنے کا زمانہ ہے سلف کے زمانے میں یہ میڈیا اسمارٹ فون بے حیائی عریانی بدکاری اس طرح عام نہیں تھی نفس الامر میں اگر دیکھا جائے تو خود خواتین کے لئے آج کل یہ دیکھنا فتنے سے خالی نہیں اسی لئے سوال ہوتا ہے کہ اگر خواتین علماء کو دیکھ سکتی ہیں (جن میں بعض نوجوان علماء بھی آتے ہیں اور ڈیجیٹل کا ایک کمال یہ بھی ہے کہ وہ انسان کو اسکی اصل صورت سے مزید خوبصورت کرکے دکھلاتا ہے اور یہی حال میڈیا کے کیمروں کا ہے) نعت خواں کو دیکھ سکتی ہیں (جن میں تقریبا سب ہی نوجوان اور کم عمر ہیں اور جب چینل پر آتے ہیں تو خوب بن سنور کر الاماشاءاللہ) تو اپنے نامحرم رشتے دار مثلا دیور بہنوئی وغیرہ کو کیوں نہیں دیکھ سکتی باہر کے نامحرم کو کیوں نہیں دیکھ سکتی ٹی وی کے دوسرے اداکار کو کیوں نہیں اور جب علماء اپنے بیانات کی باقاعدہ ویڈیو بنا رہے ہیں تو ہم اپنی شادی بیاہ میں ویڈیو کیوں نہ بنائیں عورت یہ کہ کر نامحرم مردوں کو ٹی وی پر دیکھنا شروع کردے کہ میوزک نہیں مثلا انٹرویو ہے میرے دل میں کوئی غلط خیال نہیں میں دیکھ رہی ہوں اب اس کو اس کا والد شوہر وغیرہ کوئی روک نہیں سکتا۔ حضرت والا ایک عام عورت کو کیسے پتا چلے گا کہ یہ میرے لئے فتنہ ہے یا نہیں یہ بد نظری عشق مجازی تو ایسا مرض ہے کہ یہ تو آہستہ آہستہ سرایت کرکے زہر بنتا ہے جب پانی سر سے اونچا ہو جائے تو گھر والے پچھتاتے ہیں اسی بد نظری کی وجہ سے کئی خواتین کا پتا چلا کہ اپنے دودھ پیتے یا معصوم بچوں کو چھوڑ کر نامحرم کے ساتھ بھاگ گئیں۔ پچھلے دنوں مفتی طارق مسعود صاحب کا کلپ سنا کہ کسی خاتون نے مفتی صاحب کو فون کیا اور کہا کہ جو علماء jtr پر مسائل بیان کرتے ہیں ان میں سے ایک سے مجھے شادی کرنی ہے الخ

دار الافتاء
فتوی نمبر ۵۲/۲۳۳۷

جواب ملا کہ اب جب وہ مفتی صاحب آئیں آپ ٹی وی پر نہ آئیں اس کی نوبت اسی وقت آئی جب احتیاط نہیں کی گئی ہمارے اکابرین کو بھی چینل والوں نے دعوت دی لیکن نہ آئے عارف باللہ حضرت مولانا شاہ حکیم محمد اختر صاحب نور اللہ مرقدہ کو شارجہ ٹی وی والوں نے دعوت دی منع کر دیا علامہ یوسف بنوری رحمتہ اللہ علیہ کا واقعہ تو خود آپ نے ہی لکھا تھا ۔۔ ایک اللہ والے کے پاس ۲ الگ الگ خواتین کے خط آئے کہ ہم فلاں نعت خوان کے عشق میں مبتلا ہو گئی ہیں۔ حضرت والا یہ وہ خواتین ہیں جن کو اپنی اصلاح کی فکر ہے ورنہ جو نہیں پوچھ رہی بتا نہیں رہی۔۔۔۔۔ حضرت والا آج آپ امت کے بڑے ہیں پوری امت مسلمہ آپ کو اپنا بڑا مانتی ہے کسی مسئلے میں اختلاف ہو گا لیکن آپ کو اپنا بڑا سب ہی مانتے ہیں آج اگر آپ نے اس فتنے کے آگے بند نہیں ڈالا تو کل پتا نہیں کیسے کیسے فتنے نمودار ہونگے ۔۔ علماء مفتیان کرام اپنے پروفائل میں تصویر لگائے ہوئے ہیں اور فنی ویڈیو سے شروع ہو کر کہاں سے کہاں پہنچ گئے یقین نہیں آتا کہ یہ مدارس کے اساتذہ کا واٹس ایپ گروپ ہے جن میں استاذ الحدیث تک ہیں جب منع کیا جائے تو کہا جاتا ہے کہ بڑے اللہ والے مت بنو۔۔ ۱۳۱۲ سال کے بچے پوچھتے ہیں کہ حدیث میں تو تصویر بنانے والے کو شدید عذاب کی وعید سنائی گئی ہے ان فلاں عالم اللہ والے نے پروفائل پر تصویر کیوں لگائی ہے اب اس بچے کو کیسے اختلاف بتایا جائے۔ حضرت آپ کی خدمت میں ہاتھ جوڑ کر اپنی ٹوپی آپ کے قدموں میں رکھ کر آپ کا غلام یہ عرض کرتا ہے کہ فتاوی میں اتنی آزادی نہ دی جائے کہ عوام اس میں بہتی چلی جائے پتا نہیں اگلی نسل کا کیا ہو گا آپ ہی اس پر بند باندھ سکتے ہیں اور ڈیجیٹل کے معاملے میں اگر اس اصول پر عمل کر لیا جائے جو آپ نے اپنی کتاب میرے والد میرے شیخ میں "فتوی لکھنے سے پہلے" کے ذیل میں نمبر ۱۵ میں لکھا ہے کہ

دار الافتاء

'اسی طرح اپ نے بارہا فرمایا کہ مفتی کو یہ بھی دیکھنا چاہیے کہ الخ

حضرت والا سد اللذرائع یا ممنوع لغیرہ کے طور پر بھی منع کیا جا سکتا ہے

حضرت والا اس تحریر میں کوئی بے اصولی ہوئی ہو کسی بات سے آپ دل ذرہ بھی دکھا ہو تو بندے کو تہ دال سے معاف فرما دیجئے گا

جزاک اللہ خیرا

آپ کا ایک ادنی غلام

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

محترم جناب عاصم بشیر صاحب زید مجدکم!

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آنجناب کا دردمندانہ اور فکر انگیز خط دارالافتاء جامعہ دارالعلوم کراچی کو موصول ہوا جس میں آنجناب نے حضرتِ والا حضرت شیخ الاسلام دامت برکاتہم العالیہ کو مخاطب کر کے دورِ حاضر میں ویڈیوز اور کیمرے کے غلط استعمال سے متعلق اپنی تشویش اور فکر مندی کا اظہار فرمایا ہے۔ بلاشبہ آپ کی مذکور تشویش بجا، نہایت قابلِ قدر اور انتہائی قابلِ توجہ ہے اور یہ آپ کے دینی جذبے کی غماز ہے، اللہ سبحانہ تعالیٰ اس دینی جذبے میں مزید ترقی عطا فرمائے۔ آمین

یہاں یہ عرض دینا بھی مناسب معلوم ہوتا ہے کہ حضرتِ والا حضرت شیخ الاسلام صاحب دامت برکاتہم العالیہ بھی جابجا ایسی تشویش کا اظہار فرماتے رہتے ہیں اور پتہ نہیں کتنی مرتبہ مختلف فورمز پر یہ بات کہہ چکے ہیں کہ جس کثرت کے ساتھ اہلِ علم اور علمائے کرام اس ڈیجیٹل کیمرے کی تصویر کو استعمال کر رہے ہیں یہ بالکل نامناسب بات ہے۔ نیز جس مجلس میں حضرتِ والا خود تشریف فرما ہوتے ہیں وہاں اگر تصویر کشی ہو رہی ہوتی ہوں تو اس پر لوگوں کو تنبیہ بھی فرماتے ہیں۔

کچھ عرصہ پہلے وفاق المدارس کی مجلس عاملہ میں بھی حضرتِ والا نے یہ مسئلہ اٹھایا اور مجلس عاملہ کے معزز ارکین کرام سے فرمایا کہ وہ مساجد اور مدارس کو اِن تصاویر سے محفوظ کریں، چنانچہ اسکے بعد یہ اپیل وفاق کی طرف سے تمام مساجد اور مدارس کو بھیجی گئی ہے اور حضرتِ والا ہی کے نام سے بھیجی گئی ہے اور الحمدُللہ! اس کا فی الجملہ اثر بھی ہوا ہے۔

آنجناب کو یہ بھی بتاتا چلوں کہ خود ہمارے دارالعلوم کے اندر ہمارے حضراتِ اکابر گرامی نے کیمرے والے موبائل کی نہ صرف غلط استعمال پر پابندی عائد کر رکھی ہے بلکہ طلبہ کے لئے اسکی مکمل ممانعت کی ہوئی ہے، حتیٰ کہ پچھلے سال کچھ طلبہ کے پاس کیمرے والے موبائل پائے گئے تھے تو ان کا اخراج کر دیا گیا۔

اور اِس ممانعت کی وجہ حضرتِ والا یہ بتاتے ہیں کہ اول تو خود علمائے کرام کے درمیان یہ مسئلہ مختلف فیہ ہے اور مختلف فیہ ہونے کی صورت میں آدمی کے لئے احتیاط پر عمل کرنا زیادہ بہتر ہے، دوسرے یہ کہ مساجد اور مدارس کے تقدس کا بھی یہ تقاضا ہے کہ وہاں پر تصویریں لینے کا عمل اور کیمرے کا استعمال نہ کیا جائے۔ یہ باتیں حضرتِ والا بارہا کہہ چکے ہیں اور تحریری طور پر بھی کئی جگہ اِس کا اظہار فرما چکے ہیں۔

دار الافتاء

حضرتِ والا اکثر فرمایا کرتے ہیں کہ یہ بات الگ ہے کہ ڈیجیٹل ویڈیوز فی نفسہ تصویر کے حکم میں ہیں یا نہیں؟ لیکن اس کے اس طرح کثرت سے استعمال اور بالخصوص اس کے غلط استعمال سے میں خود فکر مند ہوں۔

نیز حضرتِ والا یہ بھی فرمایا کرتے ہیں کہ جہاں تک اِس کے غلط استعمال کا تعلق ہے جو لوگوں کے اندر عام ہو گیا ہے وہ ایک افسوسناک حقیقت ہے، لیکن جو لوگ اس طرح استعمال کرتے ہیں وہ کسی فتوے کی بناء پر نہیں کرتے بلکہ وہ اپنی خواہشاتِ نفس کی بنیاد پر کرتے ہیں۔

اسلئے اس کا حل تو صرف یہی ہے کہ اللہ تعالیٰ کا خوف دلوں میں پیدا کیا جائے اور آخرت میں اللہ کے سامنے جوابدہی کی فکر لوگوں کے اندر پیدا کرنے کی کوشش کی جائے۔ اپنی بساط کی حد تک ہم یہ کام کرتے رہتے ہیں اب بھی کر رہے ہیں اور انشاءاللہ آئندہ بھی کرینگے۔

اس تمہید کے بعد آپ کے اصل سوال کا جواب یہ ہے کہ شعبان ۱۴۴۲ھ کے البلاغ میں جو مسئلہ بیان کیا گیا وہ فی نفسہ درست ہے کہ اگر شہوت یا فتنہ کا خوف نہ ہو تو اصلاح کی غرض سے خواتین مستند علماء کرام کی ویڈیو بیان سن سکتی ہیں۔ جس سے آنجناب کو بھی اتفاق ہے۔ جیسا کہ آنجناب نے لکھا ہے:

"اس میں کوئی اشکال نہیں، سلفِ صالحین نے اپنی کتابوں میں اسی طرح لکھا ہے"

واللہ اعلم بالصواب

احقر شاہ محمد تفضل علی
دار الافتاء جامعہ دار العلوم کراچی
۳/ ربیع الثانی ۱۴۴۳ قمری
9/نومبر/2021 شمسی

الجواب صحیح
احقر محمود اشرف غفر اللہ لہ
۴/۴/۱۴۴۳ھ
10-11-2021

جواب صحیح ہے، اور البلاغ میں جو مسئلہ شائع ہوا اسمیں یہ اضافہ ہوتا تو بہتر تھا کہ چونکہ فتنہ کا پہلے سے اندازہ نہیں ہوتا، اسلئے احتیاط یہی ہے کہ وعظ سنیں اور واعظ کو نہ دیکھیں۔
واللہ سبحانہ اعلم۔
بندہ
محمد تقی عثمانی عفی عنہ
۱۶-۴-۱۴۴۳ھ

مفتی

مفتی

دار الافتاء